اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ
مع تخریج وتسہیل
مسمّٰی بنام تاریخی اَلملفوظ ۱۳۳۸ھ
معروف بہ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت
رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
مکمل 4 حصے
مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا
محمد مصطفٰی رضا خان
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

www.sirat-e-mustaqeem.com

اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ء، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکۡتَبَۃُ الۡمَدِیۡنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲٤ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطلب الکفار مخاطبون......الخ، ج٦، ص٢٠٥) ایسے ہی ''مستاً من'' ہے (یعنی یہی حکم اس کافر کا ہے جسے امان دی گئی ہو) کہ اس کے لیے ایک سال تک ذمی کے اَحکام ہیں۔ غدر (یعنی دھوکا) ہماری شریعت میں جائز نہیں۔

کیا معجزہ میں ماہیت بدلتی ہے؟

عرض: معجزہ میں ''قلبِ ماہیت'' ہوتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: اِس میں علماء کا اختلاف ہے کہ ''قلبِ ماہیت'' (یعنی کسی شے کی ماہیت کا تبدیل ہونا) مُحال ہے یا ممکن؟ جو کہتے ہیں کہ محال ہے ان کے نزدیک پہلی حقیقت فنا ہو جاتی ہے اور دوسری حقیقت رب العزت پیدا فرما دیتا ہے تو معجزہ میں تبدیلِ حقیقت نہ ہوئی بلکہ تجدیدِ ماہیت۔ اور جو ممکن مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ معجزہ میں قلبِ حقیقت ہوتا ہے لیکن اِس پر سب کا اتفاق ہے کہ معجزہ واقعی ہوتا ہے:

قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ﴿۱۶۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے۔ (پ٩، الاعراف:١٦٦)

وہ سب بندر ہو گئے۔ ''اِس میں کوئی شبہ نہیں یہ تاویل کہ ان کی عقلیں بندر کی سی ہو گئیں وہی لوگ کرتے ہیں جن کی عقلیں بندر کی سی ہیں۔'' ان کے دل میں نصوصِ قرآنیہ کی عظمت نہیں۔ جتنے گمراہ ہوئے سب اِسی دروازے سے کہ انہوں نے نصوص (یعنی بالکل واضح آیات واحادیث) میں تاویلیں کرنا شروع کیں، جو نص اپنی اوندھی عقل کے مُوافِق ہوئی خیر اور جہاں ذرا وَرا ہوئی (یعنی سمجھ میں نہ آئی) فوراً تاویل گھڑ دی۔

بندر کے دل میں عظمتِ قرآن

﴿پھر فرمایا:﴾ ان کی عقلیں بندر کی عقل سے بھی بدتر ہیں۔ بندر کے قلب میں عظمت ہے قرآنِ عظیم کی۔ ایک مرتبہ ننھے میاں ﴿برادرِ خورد اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ العزیز (یعنی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سب سے چھوٹے بھائی علامہ محمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان)﴾ اپنی چھت پر قرآنِ عظیم پڑھ رہے تھے۔ سامنے دیوار پر ایک بندر بیٹھا تھا۔ یہ کسی کام کو اٹھ کر گئے۔ بندر دوڑتا ہوا سامنے دیوار پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

گزرا اور اُس پار جانا چاہتا تھا جیسے ہی قرآنِ عظیم کے مُحاذات پر (یعنی سامنے) آیا۔ قرآنِ عظیم کو سجدہ کیا اور اپنی راہ چلا گیا۔

بندر کا محفلِ میلاد سننا

﴿پھر فرمایا﴾ میں نے بندر کو قیام کرتے دیکھا۔ میں اپنے پرانے مکان میں جس میں میرے منجھلے بھائی مرحوم[1] رہا کرتے تھے مجلسِ میلاد پڑھ رہا تھا۔ ایک بندر سامنے دیوار پر چُپ کا مؤدّب بیٹھا سن رہا تھا، جب قیام کا وقت آیا مؤدّب کھڑا ہو گیا پھر جب بیٹھے وہ بھی بیٹھ گیا۔ وہ بندر تھا وہابی نہ تھا۔[2] حدیث میں ہے:

مَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کوئی شی ایسی نہیں جو مجھے **اللّٰہ** کا رسول نہ جانتی

اِلَّا کَفَرَۃُ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ہو سوائے بے ایمان جن اور آدمیوں کے۔

(المعجم الکبیر، الحدیث ۶۷۲، ج ۲۲، ص ۲۶۲)

خدمت گزار شیر

﴿پھر فرمایا﴾ ''وہ تو وہ ہیں! ان کے غلاموں کا کہنا ایسا مانتے ہیں کہ مطیع غلام بھی ایسا نہ مانے گا۔'' حضرت سیدی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر اولیا سے ہیں۔ نَفَعَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِبَرَکَاتِھِمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ (یعنی **اللّٰہ** تعالیٰ ہمیں ان کی برکتوں سے دنیا و آخرت میں نفع دے) آپ جنگل میں رہتے تھے۔ ایک شخص نے ایک بیل نذر مانا۔ جب وہ خوب موٹا تازہ ہو گیا تو اس کو لے کر حضرت کی خدمت میں چلا۔ تَیَّار (یعنی صحت منداور تیز) بہت تھا راستہ میں چھوٹ گیا۔ ہر چند تلاش کیا، نہ ملا۔ خیر مایوس ہو کر لوٹ آیا۔ ایک اور شخص کہ اس کے پاس ایک ہی بیل تھا تمام کھیتی وغیرہ کا کام اسی سے لیتا، نہایت لاغر و نحیف (یعنی کمزور)

---

[1]: یعنی استاذِ زمن مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الحنان۔

[2]: جناب مرزا ذاکر بیگ صاحب نے مجھ (یعنی شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے اِس قسم کے سانپ کا واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے مجلسِ میلاد شریف کی تھی۔ جب خوب مجمع ہو گیا، ایک سانپ تیزی سے آیا اور منبر کے نیچے بیٹھ گیا۔ جب تک مجلس شریف ہوتی رہی بیٹھا سنتا رہا (اور) بعدِ ختم چلا گیا، نہ آتے کسی کو آزار پہنچایا نہ جاتے۔ لوگوں نے بہت چاہا کہ اسے مار دیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں: میں نے سب کو باز رکھا کہ یہ سرکاری مہمان کی حیثیت سے ہے، میں ہرگز نہ مارنے دوں گا۔ ۱۲ مؤلف غفرلہ